



بین الاقوامی سرمایے کی واپسی کیلئے بیکوری یونٹ قائم

وزیراعظم کی زیر صدارت اجلاس میں 9 نکاتی ایجنڈے پر غور کیا گیا، ڈیم تعمیر کروانے کیس سے مستثنیٰ قرار، چیئر مین سرمایہ کاری بورڈ، پی ٹی وی کے 9 رکنی بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اعلان

پنجاب حکومت 3 میٹر و منصوبوں پر 8 ارب سسڈی دے رہی ہے، تنخواہ دار طبقے کے ٹیکس، گیس، بجلی کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا، فواد چوہدری، بیگم کلثوم نواز کے انتقال پر افسوس

اسلام آباد (نمائندہ ایکسپریس، مانیٹرنگ ڈیسک) وزیراعظم کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں وفاقی کابینہ نے وزارت کیڈ کو ختم کرنے، اورنج ٹرین، راولپنڈی، لاہور، ملتان میٹرو بس منصوبوں کے آڈٹ، ایک لاکھ میٹرک ٹن یوریا کھاد کی درآمد، بیرون ملک سے سرمایہ اور اثاثوں کی واپسی کے لیے ریکوری یونٹ کے قیام اور پی ٹی وی کے نئے بورڈ آف گورننس اور بورڈ آف انویسٹمنٹ کیلئے نئے چیئر مین کی تقرری کی منظوری دے دی ہے۔ جمعرات کو وزیراعظم عمران خان کی زیر صدارت وفاقی کابینہ کا اجلاس ہوا جس میں 9 نکاتی ایجنڈے پر غور کیا گیا۔ پی ٹی وی کے مطابق وفاقی کابینہ نے کیڈ ڈویژن کو ختم کرنے، وفاق میں صحت سے متعلقہ امور وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز کے ماتحت کرنے اور ملکی اداروں میں ریگولیٹری نظام کی کارکردگی بڑھانے کیلئے ٹاسک فورس کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔ کابینہ نے اورنج ٹرین سمیت گزشتہ حکومت کے تمام ماس ٹرانزٹ منصوبوں کا خصوصی آڈٹ کرانے کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت راولپنڈی، لاہور، ملتان اور پشاور میٹرو بس منصوبوں کا عالمی معیار کی آڈٹ فرم سے خصوصی آڈٹ کرایا جائے گا۔ کابینہ نے بیرون ملک سے سرمایہ اور اثاثوں کی واپسی کیلئے ریکوری یونٹ کے قیام کی بھی منظوری دی ہے، ریکوری یونٹ اس حساب کے حوالے سے ٹاسک فورس کی معاونت کرے گا۔ اجلاس میں وفاقی کابینہ نے ڈیزل کے قیام کے لیے چیف جسٹس آف پاکستان کی کاوش کو سراہا اور اسے آگے بڑھانے کا عزم کیا، ڈیزل کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کے لیے انکم ٹیکس آرڈیننس میں ترمیم پارلیمنٹ میں بھیجوائی جائے گی۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں بیگم کلثوم نواز کے انتقال پر دعائے مغفرت کی گئی۔ مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق اجلاس کے بعد بریفنگ دیتے ہوئے وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات فواد چوہدری کا کہنا تھا کہ وفاقی حکومت نے میٹرو بس منصوبوں پر آنے والی لاگت کی تحقیقات کا فیصلہ کیا ہے۔ راولپنڈی اسلام آباد میٹرو بس منصوبہ 45 ارب میں مکمل ہوا ہے، کرایے کی مد میں 66 کروڑ روپے سالانہ وصول ہوتا ہے۔ حکومت لاہور میٹرو بس پر سالانہ 4.2 ارب روپے، راولپنڈی اسلام آباد میٹرو کے لیے 2 ارب روپے اور ملتان کی میٹرو کو بھی 2 ارب روپے کی سسڈی دیتی ہے۔ پنجاب حکومت کو ان 3 منصوبوں پر 8 ارب سے زائد خرچ کرنا پڑتا ہے اور ابھی اندازہ نہیں کہ کتنے عرصے تک پنجاب حکومت اتنی کثیر رقم ادا کر سکے گی تاہم اگر حکومت کی جانب سے یہ سسڈی نہیں دی گئی تو یہ منصوبے آج بند ہو جائیں گے۔ پشاور میٹرو منصوبے میں حکومت کو کوئی سسڈی نہیں دینی پڑے گی کیونکہ اس کی ہمیں حکومت نے اپنی خریدی ہوئی ہیں جبکہ لاہور میٹرو کی ہمیں کرایے پر لی ہوئی ہیں۔ لاہور میں وزیر تعمیر اورنج لائن ٹرین منصوبے کے حوالے سے انھوں نے کہا کہ اس منصوبے کو چلانے کے لیے اندازہ لگایا گیا ہے کہ حکومت کو 3.5 ارب روپے کی سسڈی دینی پڑے گی۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں یوریا کھاد کے

معاملے کا بھی جائزہ لیا گیا، پاکستان میں یوریا کھاد کی جتنی ضرورت ہے اتنی پیداوار نہیں ہے، جان بوجھ کر گر میوں میں کھاد کے پلانٹس کو گیس روک دی گئی جس کے نتیجے میں کھاد کی پیداوار کم ہوئی اور دوسری جانب تیار ہونے والی کھاد کی درآمد کی اجازت بھی دے دی گئی۔ اس ساری صورتحال کے باعث اب ملک میں آنے والی فصل کے لیے کھاد کی پیداوار کم ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک لاکھ میٹرک ٹن یوریا کھاد درآمد کی جائے، یوریا کھاد درآمد کرنے پر 34 سے 35 ملین ڈالر اضافی قیمت ادا کرنا پڑے گی اور جو بھی اضافی قیمت ہے وہ حکومت خود برداشت کرے گی اور کسانوں کو سسڈی دی جائے گی، اجلاس میں 15 نومبر تک پلانٹس کو مکمل گیس دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ وفاقی کابینہ نے پی ٹی وی کے نئے بورڈ آف گورننس کی منظوری دیدی ہے، بورڈ کے چیئر مین وزیر اطلاعات اور وائس چیئر مین سیکریٹری وزارت اطلاعات و نشریات ہوں گے جبکہ اسکے ساتھ ساتھ 8 خود مختار لوگوں کو بھی شامل کیا گیا ہے، ارشد خان کو ایم ڈی پی ٹی وی نامزد کیا جا رہا ہے۔ کابینہ نے ہارون شریف کو چیئر مین بورڈ آف انویسٹمنٹ تعینات کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ وزیر

اطلاعات نے کہا کہ انکم ٹیکس آرڈیننس کو پارلیمنٹ میں لایا جائے گا۔ انکم ٹیکس ترمیمی آرڈیننس کی سفارشات کابینہ نے مسترد نہیں کیں۔ تنخواہ دار طبقے کے ٹیکس میں اضافے، گیس کی قیمتوں اور بجلی کی قیمتوں میں اضافے سے متعلق خبریں بے بنیاد ہیں۔ پی ٹی وی ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ان کا کہنا تھا کہ کمزور طبقات کا ساتھ دینا ہمارا فرض ہے۔ صباح نیوز کے مطابق وفاقی کابینہ نے کیڈ ڈویژن کو ختم کرنے کی منظوری دے دی جبکہ وفاق میں صحت سے متعلقہ امور وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز کے ماتحت کرنے اور ملکی اداروں میں ریگولیٹری نظام کی کارکردگی بڑھانے کے لیے ٹاسک فورس قائم کرنے کی بھی منظوری دے دی گئی۔ ذرائع کے مطابق کابینہ نے بیرون ملک سے سرمایہ اور اثاثوں کی واپسی کے لیے ریکوری یونٹ کے قیام کی بھی منظوری دے دی، ریکوری یونٹ اس حساب کے حوالے سے ٹاسک فورس کی معاونت کرے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ کابینہ نے پاکستان نیوی ایکٹ 1961 میں ترمیم اور سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں انکم ٹیکس ترمیمی آرڈیننس میں ترمیم کی بھی منظوری دیدی ہے۔ انھوں نے کہا کہ کمیٹیٹیل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) اب سے وزارت داخلہ کے تحت کام کرے گی۔ سی ڈی اے نے اسلام آباد میں 7.5 ارب روپے کی سرکاری زمین خالی کرائی ہے۔ آپریشن جاری رہے گا۔ صباح نیوز کے مطابق ایک سوال پر انھوں نے کہا کہ بڑے شہروں میں میٹرو بس سے لودھراں اور جہلم جیسے اضلاع کو کیا فائدہ ان سب علاقوں کے ٹیکسوں کو ایک علاقے پر خرچ کرنے کا کیا جواز ہے اگر لندن میں اس طرح کی بس چلتی ہے تو اس پر سسڈی مقامی طور پر دی جاتی ہے سب ٹیکس گزاروں کی رقوم نہیں دی جاتی، جتنے کو لوکل گورنمنٹ سے متعلق اصلاحات کو حتمی شکل دے دی جائے گی۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کسانوں

مزدوروں، صحافیوں سمیت کمزور طبقات کے ساتھ کھڑی ہوگی، میڈیا کے مسائل کے حوالے سے متعلقہ میڈیا باؤنڈریز اور ای این ایس کو خطوط لکھ دیے گئے ہیں۔ این این آئی کے مطابق وزیر اطلاعات نے کہا کہ اسپتالوں کی حالت بہت خراب ہے، قرضوں پر سود کی مد میں روزانہ 500 ارب روپے ادا کیے جا رہے ہیں۔ وزیراعظم آفس کے ہیلپ لائنز ایئر ایڈیویشن کیلئے این ڈی ایم اے کو فراہم کیے جاسکتے ہیں۔ آئی این پی کے مطابق حکومت نے فنانس ایکٹ 2018 کے انکم ٹیکس آرڈیننس میں ترمیم کر دی ہیں، وفاقی حکومت کی جانب سے فنانس ایکٹ آرڈیننس 2018 میں ترمیم کے ذریعے تنخواہ دار طبقے کے لیے دی گئی رعایت کم کر دی گئی ہے۔ 4 لاکھ روپے تک سالانہ آمدن پر کوئی ٹیکس نہیں ہوگا جبکہ 4 لاکھ سے 8 لاکھ روپے سالانہ آمدن پر ایک ہزار روپے ٹیکس ہوگا۔ 8 لاکھ روپے سے 12 لاکھ روپے سالانہ آمدن پر 2 ہزار روپے ٹیکس ہوگا جبکہ 12 لاکھ روپے سے 24 لاکھ روپے تک سالانہ آمدن پر 5 فیصد انکم ٹیکس ہوگا۔ حکومت کی جانب سے فنانس ایکٹ 2018 میں کی گئی نئی ترمیم کے مطابق 24 لاکھ روپے سے 48 لاکھ روپے تک سالانہ آمدن پر 60 ہزار روپے ٹیکس ہوگا، 24 لاکھ سے زیادہ اور 48 لاکھ روپے سے کم آمدنی پر 10 فیصد اضافی ٹیکس دینا ہوگا۔ 48 لاکھ روپے سے زیادہ سالانہ آمدن پر 3 لاکھ

کلڈ ٹیکس اور اضافی 15 فیصد دینا ہوگا۔ ایسوسی ایشن آف پرنٹرز پر سنز کی 4 لاکھ سے 12 لاکھ روپے تک سالانہ آمدن پر 4 فیصد ٹیکس ہوگا جبکہ ایسوسی ایشن آف پرنٹرز پر سنز کی 12 لاکھ سے 24 لاکھ روپے تک سالانہ آمدن پر 24 لاکھ روپے کلڈ ٹیکس ہوگا، ترمیم کے مطابق ایسوسی ایشن آف پرنٹرز پر سنز کی 12 لاکھ سے 24 لاکھ روپے تک سالانہ آمدن پر 10 فیصد اضافی ٹیکس ہوگا۔ ایسوسی ایشن آف پرنٹرز پر سنز کی 24 لاکھ سے 36 لاکھ روپے تک سالانہ آمدن پر ایک لاکھ 60 ہزار روپے کلڈ ٹیکس ہوگا۔ ایسوسی ایشن آف پرنٹرز پر سنز کی 24 لاکھ سے 36 لاکھ روپے تک سالانہ آمدن پر 15 فیصد اضافی ٹیکس عائد ہوگا۔ ترمیم کے مطابق ایسوسی ایشن آف پرنٹرز پر سنز کی 36 لاکھ روپے سے 48 لاکھ روپے تک سالانہ آمدن پر 3 لاکھ 40 ہزار روپے کلڈ ٹیکس ہوگا۔ ایسوسی ایشن آف پرنٹرز پر سنز کی 48 لاکھ روپے سے 60 لاکھ روپے تک سالانہ آمدن پر 25 فیصد اضافی ٹیکس ہوگا۔ ایسوسی ایشن آف پرنٹرز پر سنز کی 60 لاکھ روپے سے زیادہ سالانہ آمدن پر 8 لاکھ 80 روپے کلڈ ٹیکس ہوگا جبکہ 60 لاکھ روپے سے زیادہ سالانہ آمدن پر 30 فیصد اضافی ٹیکس ہوگا۔ بینک کے سوا کمپنیز کی آمدن پر ٹیکس کی شرح 29 فیصد ہوگی، کمپنیز کی آمدن پر ہر سال ٹیکس کی شرح میں کمی ہوگی جس میں ہر سال ایک فیصد کمی ہوگی اور 2023 اور اس کے بعد کمپنیز پر ٹیکس کی شرح 25 فیصد رہے گی۔ چھوٹی کمپنیوں کی آمدن پر ٹیکس کی شرح 24 فیصد سالانہ ہوگی، چھوٹی کمپنیوں کی آمدن پر ہر سال ٹیکس کی شرح میں ایک فیصد کمی ہوگی، چھوٹی کمپنیوں کی آمدن پر 2023 کے بعد ٹیکس کی شرح 20 فیصد ہو جائے گی۔ ایف بی آر کی جانب سے جاری نوٹیفیکیشن کے مطابق وفاقی حکومت کی جانب سے فنانس آرڈیننس 2018 میں ترمیم کا اطلاق فوری طور سے ہوگا یعنی ماہ ستمبر کی تنخواہوں سے نئے ٹیکس ریٹ کے مطابق ٹیکس کٹوتی ہوگی۔